نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مکارمِ اخلاق کے اتمام کے لئے ہوئی تھی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷؍مئی ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

میں نے بتایا تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مکارمِ اخلاق کے اتمام کے لئے ہوئی تھی یعنی انسانی زندگی میں تہذیب پیدا کرنا اور حسن پیدا کرنا، یہ مقصد تھا بعثت محمدی کا اس مقصد کے لئے قرآن کریم کے سارے احکام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تہذیبِ اخلاق کے لئے جو احکام دیئے ہیں وہ دو حصوں پر منقسم ہوتے ہیں۔

ایک نہ کرنے کی باتیں ہیں۔ ایک کرنے کی باتیں ہیں۔ ان دو حصوں پر منقسم ہونے کے بعد پھر تفصیل کے ساتھ وہ تمام احکام ہمیں دے دیئے گئے جن کا تعلق ان تمام قوتوں اور استعدادوں کے ساتھ تھا جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے عطا کیں کہ وہ ان کی صحیح نشوونما کر کے اپنے رب کریم کے اخلاق کا رنگ اپنے پر چڑھا سکے۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔

”نہ کرنے والی“ جو باتیں ہیں ان کا تعلق بنیادی طور پر هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون: ۴) سے ہے، لغو سے بچنا، کوئی ایسی بات نہ کرنا، کوئی ایسا کلمہ منہ سے نہ نکالنا، کوئی ایسا کلام نہ سننا، ایسے اعمال بجا نہ لانا جو لغو ہوں۔ لغو کے معنی یہ ہیں کہ بے مقصد ہو اور بے فائدہ ہو اور نجس ہو اور گندہ ہو اور قبیح، تو اس چھوٹے سے فقرے میں ان اخلاق کی بنیادی بات ہمیں بتائی گئی جن کا تعلق ”نہ کرنے“ کے ساتھ تھا۔ ہر وہ بات، ہر وہ فعل جس کا کوئی نتیجہ ہماری زندگی

میں خوشکن نہیں نکلتا وہ لغو میں شامل ہو جاتا ہے۔قبیح باتیں، قبیح اعمال جو ہیں ان کا تعلق لغو کے ساتھ ہے۔

پہلی چیز تو یہ ہے کہ انسان کو ’’کچھ کرنے‘‘ کے لئے پیدا کیا گیا ہے، نہ کرنے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ اس واسطے اچھے اخلاق کی بنیاد اس بات پہ رکھی کہ ایک مومن، مسلم احمدی کے اوقات ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ایسی باتیں کرنا جن کا کوئی فائدہ نہ ہو، گپیں لگانا، وقت ضائع کرنا یہ تمام چیزیں لغو کے اندر آ جاتی ہیں۔

اس وقت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ہستی کا ایک بہترین نمونہ، اسوہ ہمارے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو کہا اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُهٗ کہ تیرا وقت (اور ’’تیرے‘‘ میں وہ تمام اوقات شامل ہیں جن کا تعلق آپ کی جماعت کے ساتھ ہے) ضائع نہیں کیا جائے گا، ضائع نہیں ہوگا اس کے دو معنی ہیں۔ تیرے ماننے والے اچھے اخلاق کے حامل ہوں گے اور کوئی ایسے عمل نہیں کریں گے نہ کوئی ایسی باتیں کریں گے جو بے فائدہ اور بے مقصد ہوں اور وقت کا ضیاع ان سے ہو رہا ہو اور یہ بشارت دی کہ خدا تعالیٰ کے منشاء اور اس کے احکام کی روشنی میں تیرے ماننے والے خدا تعالیٰ کے حضور جو اعمال پیش کر رہے ہوں گے ان کا نتیجہ نکلے گا اور وہ ضائع نہیں ہوں گے۔

اچھا خُلق جو ہے وہ ابدی زندگی پاتا ہے جو گندی باتیں، قبیح اعمال ہیں وہ جلد ضائع ہو جاتے اور مر جاتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ کہا، اب بھی وہی مثال دیتا ہوں۔ انسانی تاریخ میں کہیں بھی آخری فتح نفرت اور حقارت کو نہیں ہوئی۔ آخری فتح ہمیشہ محبت اور پیار کو ملی ہے۔ نفرت، اَنَا اور حقارت سے پیش آنا یہ سارے گند ہیں جو لغو کے اندر شامل ہو جاتے ہیں یعنی جن کا کوئی ایسا نتیجہ نہیں نکلتا جو نتیجہ انسانی زندگی میں، اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی کے ساتھ تعلق رکھنے والا بھی اللہ تعالیٰ نکالنا چاہتا ہے۔

’’نہ کرنے والی‘‘ باتوں میں جو لغو کی بنیاد سے اُٹھیں پھر بہت سی باتیں ہیں ان میں ایک ہے تجسس نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا تَجَسَّسُوْا (الحجرات: ۱۳) عیب جوئی نہیں کرنا، دوسروں کے عیب تلاش نہیں کرنا۔ اپنی فکر کرو۔ اپنی زندگی کا محاسبہ کرتے رہو۔ محاسبہ تو ہر وقت خدا تعالیٰ سے عشق رکھنے والا انسان کرتا رہتا ہے کہ اگر کوئی چھوٹی یا بڑی غلطی سرزد ہو جائے، ہو چکی ہو، تو توبہ کرے اور خدا تعالیٰ سے معافی مانگے۔ توبہ کی بنیاد محاسبہ پر ہی ہے۔ اگر کسی نے محاسبہ نہیں کیا تو حقیقی توبہ بھی اس کے نصیب میں نہیں ہو سکتی

دوسروں میں عیب تلاش کرنا، اپنا وقت ضائع کرنا اور خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اس حد تک اس پر زور دیا کہ فرمایا جب ہم کہتے ہیں لَا تَجَسَّسُوْا تو ہماری مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص ایمان کے دعویٰ کے ساتھ (زبانِ قال سے یا زبان حال سے) تمہیں سلام کہے (کوئی شخص سفر کر رہا ہے، پیدل چل رہا ہے، رستے میں ایک شخص ملا اس نے سلام کیا) لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء: ۹۵) تمہیں تجسس کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس نے ایمان کا اظہار کرتے ہوئے سلام کیا ہے۔ تم اسے مومن سمجھو۔ تجسس کا نتیجہ تب نکلتا، اگر انسان عیوب کی سزا دینے کا اختیار رکھتا اور اس کی طاقت بھی ہوتی۔ تو جب نہ طاقت ہے نہ اختیار، تو بے نتیجہ ہے تجسس۔ جسے طاقت حاصل ہے اور جس کے اختیار میں ہے سزا دینا یا معاف کر دینا، وہ تو اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے، اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ جب تمہاری طاقت میں نہیں، جب تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا اختیار نہیں دیا گیا تو تمہارا تجسس کرنا بے مقصد، بے نتیجہ، اپنے وقت کا ضیاع اور دنیا میں فساد اور بدامنی اور معاشرے میں الجھن پیدا کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو ''نہ کرنے والی'' باتیں بالواسطہ یا بلاواسطہ لغو سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ اس کی تفصیل میں انشاء اللہ تعالیٰ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں کسی اور خطبے میں کچھ کہوں گا۔

پچھلا ہفتہ میرا بیماری میں گزرا ہے۔ اتنی شدید قسم کی پیچش اور اسہال اور ہمارے طبی محاورہ ہے ''آؤں''، آئی۔ کچھ ہی نہیں آتا تھا کس طرح بھر گیا پیٹ آؤں سے، اس قسم کی سوزش انتڑیوں میں تھی اور اس کے نتیجے میں دو وجہ سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔ ایک بیماری ضعف پیدا کرتی ہے، ایک بیماری کی خاطر پرہیز کرنا۔ کھانے کی شکل بدل جاتی ہے، اس کی مقدار بدل

جاتی ہے، آج کی زبان میں کیلریز (Calories) بہت ساری کم ہو جاتی ہیں۔تو یہ قریباً سارا ہفتہ ہی بیماری میں گزرا غالباً اتوار یا ہفتے کی شام سے یہ کیفیت شروع ہوئی تھی۔کل قریباً آرام آ گیا۔اب بھی ہلکی سی سوزش باقی ہے لیکن ضعف ہے اس لئے میں ارادتاً بہت ہی مختصر خطبہ دے رہا ہوں۔ویسے بھی میں نے جب یہ ارادہ کیا تو مجھے خیال آیا کہ جب میں گرمی میں جمعہ کا خطبہ نہیں دے سکتا، تو میں ہدایت دیا کرتا ہوں کہ دس پندرہ منٹ سے زیادہ خطبہ نہ دو، تکلیف ہوتی ہے۔تو جس حد تک ممکن ہو مجھے بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے۔''جس حد تک ممکن ہو'' میں نے اس لئے کہا کہ خلیفۂ وقت کے سامنے بعض ایسے معاملات آ جاتے ہیں جس میں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ خواہ جماعت کو یا خود اسے گرمی کے ایام میں گرمی کی تکلیف محسوس ہو رہی ہو تب بھی یہ تکلیف برداشت کر کے ان باتوں کو کہا جائے اور سنا جائے لیکن آج تو بوجہ کمزوری اور بیماری کے (اور گرمی خود میری بیماری ہے اس کی وجہ سے میں) اور زیادہ بیمار ہو کر کام کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ فضل کرے اور بیماری کی کیفیت جو ہے وہ دور ہو جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے پھر سے پورے طور پر کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔آمین

ویسے بیماری میں میں اس طرح آرام کرتا رہا ہوں کہ کئی دنوں کی ڈاک ہزاروں کی تعداد میں آ جاتی تھی میرے سامنے (کمرے میں بیٹھا رہتا تھا نا، خالی تو میں نہیں بیٹھ سکتا) تو وہ ساری نکال دی اور کل یا پرسوں شام کو، کوئی بقایا نہیں تھا ڈاک کا۔روز کی روز ڈاک کل سے آنی شروع ہوگئی ہے لیکن یہ میرے آرام کا ہی حصہ ہے کیونکہ خالی بیٹھنا میرے لئے ممکن نہیں۔میں بیمار بھی پڑ جاؤں تو ایک دن کے بعد اداس ہو جاتا ہوں لیٹے ہوئے۔تو دعا کریں کہ اس قسم کی اداسی مجھے نہ ملے۔میں خوشی خوشی آپ کی خدمت میں لگا رہوں ہر وقت اور دعا کریں کہ آپ میں بھی یہ احساس زندہ رہے ہمیشہ اور پوری شدت کے ساتھ کہ ایک احمدی کی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔جو وقت ملتا ہے آپ کو گھر میں، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے مثلاً کہ آپ نے نماز کے لئے جانا ہے اپنے محلے کی مسجد میں اور آپ تیار ہو گئے ہیں اذان سے پانچ منٹ پہلے اور میرا اندازہ ہے کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ چلو پانچ منٹ ہی تو ہیں میں لیٹ کے یا ٹہل کے گزار

لیتا ہوں حالانکہ ایک منٹ بھی کام کئے بغیر نہیں گزارنا چاہیئے اور کچھ نہیں تو خدا تعالیٰ کا ذکر شروع کر دیں۔ قرآن کریم اٹھا کے چند آیات قرآنِ کریم کی پڑھ لیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن کریم کی تفسیر (آپ کی ساری کتب ہی تفسیر ہیں) پڑھنا شروع کر دیں۔ فارغ نہ بیٹھیں ایک لمحہ بھی۔ اور اگر ساری جماعت کی ساری زندگیاں معمور الاوقات ہو جائیں تو اس کے نتیجہ میں بھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوں گے وہ آج کی انقلابی مہم میں، خدا کی توحید کے قیام کے لئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں گاڑنے کے لئے جو جاری کی گئی ہے۔ اس پر بہت اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ اور میرے لئے بھی دعا کرتے رہا کریں اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳؍مئی ۱۹۸۲ء صفحہ ۲ تا ۴)